مولانا محمد یوسف لدھیانوی

حضرتِ شیخ اور طحاوی شریف

حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری نور اللہ مرقدہ کو حق تعالیٰ شانہ نے جن خصوصی انعامات سے نوازا، ان میں سے ایک خاص الخاص انعام علوم حدیث اور انفاس نبویہ کی خدمت ہے۔ تعلیم سے فراغت کے بعد حق تعالیٰ شانہ آپ سے کسی نہ کسی طرح حدیث کی خدمت لیتے رہے، قریباً نصف صدی تو حدیث شریف کی تدریس میں گزری، اس کے علاوہ آپ نے علم حدیث پر جو علمی مآثر چھوڑے ہیں، ان کی مختصر تفصیل یہ ہے:

۱:...... بخاری شریف کی مشہور شرح ''فیض الباری'' جو آپ کے شیخ انور رحمۃ اللہ علیہ کے افادات کا مجموعہ ہے، اسے مرتب تو حضرت مولانا سید بدر عالم میرٹھی ثم مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا، لیکن اس کی تالیف میں بھی حضرت بنوری نور اللہ مرقدہ کے مشورے اور علمی افادات شریک رہے۔ اس سلسلہ میں حضرت رحمۃ اللہ علیہ بعض عجیب لطائف بھی سنایا کرتے تھے اور پھر اس کی طباعت اور تقدیم کا سارا کام حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے کیا اور قریباً ایک سال تک اس میں منہمک رہے۔

۲:...... جامع ترمذی کی شرح ''معارف السنن'' تالیف فرمائی۔ یہ حضرت مفتی ولی حسن صاحب مدظلہ کے مقالہ کا مستقل موضوع ہے۔

۳:...... اپنے ادارہ میں تخصص فی الحدیث کا شعبہ قائم فرمایا، جو اپنے کام کی نوعیت کے اعتبار سے شاید پورے عالم میں منفرد مقام رکھتا ہے۔ تخصص فی الحدیث کے شرکاء سے حدیث کے انتہائی اہم موضوعات پر مقالات لکھوائے، جن کی اہمیت وافادیت کا صحیح اندازہ اشاعت کے بعد ہی امت لگا سکے گی۔

۴:...... جامع ترمذی کی تقریر ''العرف الشذی'' کی تصحیح بھی فرمائی، جس کا نسخہ محفوظ ہے۔

۵:...... جامع ترمذی کے ''وفی الباب'' کا کام شروع فرمایا، جس کی تکمیل آپ کے تلمیذ رشید مولانا

حسب رأيه. والجواب عن نظرهم أن الواجب بالمخالفة إنما هو التاثم، و هٰذا لاينا فی ان نلزمهم ماالتزموه. لانهم فعلوا مافعلوه لانفسهم، بخلاف الوكيل فانه يفعل مايفعل عن المؤكل ويحل فی افعاله محله فاذا فعل خلاف ماأمره لم ينفذ. وقد رأينا اشيآء نهی الله سبحانه عنها' ثم اوجب علی من ارتكبها أحكاماً، كالظهار، فانه منكر من القول وزور، ومع ذالک تحرم به المرأة وتجب الكفارة. ونهٰی رسول الله صلی الله تعالٰی عليه وسلم عن طلاق الحائض ثم أمر ابن عمر بالرجوع لما طلقها. والرجوع لايكون الا بعد الوقوع، وهٰذا بخلاف أمر النكاح، فانه لاينعقد إذا كان علی خلاف ماأمر الله تعالٰی كالنكاح فی العدة' لان النكاح وكذا سائر العقود لايمكن الدخول فيها الا كما أمر، واما الخروج عنها فيمكن بغير ما امر ايضًا كالصلوٰة لايدخل فيها إلا كما أمره'، ويخرج منها بأكل و شرب وكلام وغير ذالک مما ينا فی الصلوٰة، فمن فعلها خرج من صلوٰته' وان كان اثما للمخالفة هٰذا. والله سبحانه اعلم.

وجميع ما فی الباب (٢٠) أثرا، المرفوع منها خمسة والثلثة منها معلقة وغيرها موقوفة. وراجع للمذاهب المعالم ٣/٣٣٨-٣٣٩- المبسوط للسرخسی ٦/٥٧. وبداية المجتهد ٢/٦٠- والمغنی ٧/١٠٤ ثم أعلم ان فی السئلة مذهبًا ثالثاً وهو مذهب الامامية فانهم قالوا : لايقع شئی.

اس تلخیص کے بعد باب کی ایک ایک حدیث کی تخریج شروع ہوتی ہے اوراس ضمن میں حدیث کے طرقِ صحیحہ، ضعیفہ اور معللہ پر بھی تنبیہ کردی گئی ہے۔ تخریج کے سلسلہ میں یہ بتانا بھی ضروری ہوگا کہ مرفوع احادیث تو اکثر و بیشتر صحاح، سنن، مسانید اور معاجم میں مل جاتی ہیں اوران کی تخریج کی جاسکتی ہے' مگر طحاوی شریف میں آثارِ صحابہ بھی بکثرت ہیں اور کتبِ حدیث سے ان کے مآخذ تلاش کرنے میں بڑی مشکل پیش آتی ہے۔ اس لئے کہ کتبِ احادیث میں آثار کی تخریج بہت کم ہوئی ہے۔ مصنف عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ، سنن سعید بن منصور وغیرہ میں آثارِ صحابہ وتابعین کا اچھا ذخیرہ جمع ہوگیا ہے' لیکن مؤخر الذکر دونوں اہم مراجع مکمل صورت میں شائع نہیں ہوئے۔ مؤلف نے آثار کے تتبع میں ایک طرف تو ان کتابوں کی مراجعت کی، دوسری طرف سننِ بیہقی، سننِ دارقطنی، المحلی لابن حزم، جامع البیان فی تفسیر القرآن للطبری رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ سے فائدہ اٹھایا اوراس پر مستزاد یہ کہ اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل دفاتر کا بالاستیعاب مطالعہ کیا۔

ا:......تاریخ بغداد　　خطیب بغدادی　　۱۴مجلدات

۲:......حلیۃ الاولیاء	ابونعیم اصفہانی	۱۰مجلدات
۳:......طبقات	ابن سعد	۸مجلدات
۴:......تاریخ کبیر	امام بخاری	۸مجلدات
۵:......الکنی	ابوبشر دولابی	۲مجلدات
۶:......معجم صغیر	طبرانی	۱جلد
۷:......تاریخ جرجان	حمزہ سہمی	۱جلد

اور پھر ان سات کتابوں کی تمام احادیث و آثار کو کتب حدیث وفقہ کی ترتیب میں مرتب کیا۔ مولانا موصوف نے تو صرف اپنی تخریج کے لئے یہ کام کیا تھا، مگر یہ بجائے خود ایک ایسا علمی کارنامہ ہے جس پر علمی دنیا کو ناز ہونا چاہئے اور اگر یہ محنت مطبوعہ شکل میں سامنے آجائے تو اہل علم کے لئے گرانقدر تحفہ ہوگا۔

حافظ بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ کی شرح طحاوی کا نسخہ مصر میں موجود ہے اور حضرت رحمۃ اللہ علیہ ایک مدت سے اس کے حصول کے لئے کوشاں تھے، الحمدللہ کچھ عرصہ پہلے اس کی مائیکروفلم پہنچ گئی ہے اور اب مولانا محترم اپنی تخریج کا حافظ بدرالدین کی تخریج سے مقابلہ کررہے ہیں، تاکہ اگر اپنے کام میں نقص ہو تو اس سے اس کا تدارک کرلیا جائے۔ مناسب ہوگا کہ اس مقابلے کا بھی ایک نمونہ قارئین کے سامنے آجائے۔

''باب سور الھرۃ'' میں حدیث ابی قتادہ رضی اللہ عنہ کے لئے حافظ عینی رحمۃ اللہ علیہ نے ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، صحیح ابن حبان، مستدرک حاکم، ابن خزیمہ اور ابن مندہ کا حوالہ دیا ہے، جبکہ ہمارے مولانا محمد امین صاحب زید مجدہٗ مندرجہ ذیل حوالوں سے اس حدیث کی تخریج کرچکے ہیں۔

۱:......موطا مالک	ص:۸
۲:......موطا محمد	ص:۸۳
۳:......شافعی: کتاب الام	ج:۱ص:۶
۴:......عبدالرزاق	ج:۱۰ص:۱۰۱
۵:......مسند احمد	ج:۵ص:۳۰۳/۳۰۹
۶:......ابوداؤد	ج:۱ص:۱۱-۱۲
۷:......نسائی	ج:۱ص:۳۶
۸:......ابن ماجہ	ص:۳۰
۹:......مسند حمیدی	ص:۴۳۰

۱۰:......ابن خزیمہ	ج:اص:۵۵
۱۱:......ابن سعد	ج:۸ص:۴۷۸
۱۲:......ابن ابی شیبہ	ج:اص:۳۱
۱۳:......ابن حبان: بحوالہ امواردالظمآن	ص:۶۱
۱۴:......ابن جارود	ص:۳۰
۱۵:......بیہقی	ج:۱ص:۲۴۵/۲۶۶
۱۶:......بغوی	ج:۲،ص:۶۹
۱۷:......ابن مندہ بحوالہ نصب الرایہ	ج:اص:۱۳۷
۱۸:......دارمی	ص:۱۰

اور ہر حوالہ کی تخریج کے ساتھ اس کے طریق اور متن کے الفاظ کی طرف بھی مختصر اشارہ کیا گیا ہے۔ یہ اس باب کی اٹھارہ احادیث میں سے صرف ایک حدیث کی تخریج کی مثال ہے۔ اس سے مؤلف کی محنت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ بحمد اللہ تعالیٰ اب تک یہ کام کتاب المناسک تک ہو چکا ہے، حق تعالیٰ اس کی تکمیل فرمائے اور یہ امت کے سامنے آجائے تو یہ ایک عظیم علمی و فقہی اور حدیثی خدمت ہوگی اور یہ حضرت الشیخ بنوری نور اللہ تعالیٰ مرقدہ کے مآثر کا صرف ایک گوشہ ہے۔

......☆......☆......☆......